بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور۔ پاکستان

یوم جمعہ

جلد ۲ | ۱۴ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۴ رجب ۱۳۶۷ھ | ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۸

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت فی پرچہ ۱/ر

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

پاکستان میں خیر سگالی کا مشن

دہلی ۱۳ مئی۔ جمعیت العلماء ہند کی جانب سے ایک خیر سگالی کا مشن عنقریب پاکستان اور حیدرآباد جائے گا۔ اس مشن کا مقصد ان مقامات کے عوام پر پاکستان اور ہندوستانی مملکت میں سکونت پذیر اقلیتوں کے متعلق تبدیل شدہ رویہ کی اشد ضرورت کو واضح کرنا ہے۔

پنجاب مسلم لیگ کے ناظموں کو ہدایات

لاہور ۱۳ مئی۔ ناظم پاکستان مسلم لیگ چوہدری خلیق الزمان نے مغربی پنجاب مسلم لیگ کے ناظموں کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ صوبہ پنجاب کی تقسیم اور مغربی پنجاب کے سولہ اضلاع میں ۶۵ لاکھ مسلم مہاجرین کی آمد کی وجہ سے ضلع مسلم لیگ کے ارکان کی تعداد اور ان کی صوبائی لیگ میں نمائندگی میں بعض تبدیلیاں کرنا ضروری ہیں۔ نیز صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب کے ارکان کی تعداد مرکز میں اضافہ کی نسبت سے بڑھا دی جائے گی۔ ضلع اور شہر کی مسلم لیگوں کے ارکان کی تعداد آبادی میں اضافہ کے تناسب سے بڑھا دی جائے۔ صوبائی مسلم لیگ میں اضلاع کی نمائندگی میں تناسب کے اعتبار سے اضافہ کیا جائے۔ ضلع اور شہر کی لیگوں کو ہدایات جاری کر دی جائیں کہ ابتدائی شہری یا ضلع کی لیگوں میں انتخابات میں حتی الامکان مہاجرین کو ہی رکن مقرر کیا جائے

ادارہ اقوام کے کمیشن کا احتجاج

سیول ۱۳ مئی۔ جنرل ہیکار بطور سپریم کمانڈر مقیم جاپان نے کوریا کے ادارہ اقوام کمیشن کو کوریا کے انتخابات کی رپورٹ لکھنے کے لئے جاپان میں داخل ہونے نہیں دیا۔ جس کے خلاف ادارہ اقوام کے کمیشن نے احتجاج کیا ہے۔

——کراچی ۱۳ مئی معلوم ہوا ہے حکومت پاکستان پانچ ہزار ٹن لاہوری نمک افغانستان بھیج رہی ہے

طلباء اور سرکاری ملازمین کیلئے لازمی فوجی تربیت کی تجویز

پاکستان پارلیمنٹ میں مسٹر نور احمدؐ کا ریزولیوشن

کراچی ۱۳ مئی۔ آج صبح پاکستان پارلیمنٹ میں مسٹر نور احمدؐ نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جسمیں حکومت سے درخواست کی۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے طلباء نیز سرکاری اور نیم سرکاری ملازمین کے لئے فوجی تربیت کا حصول لازمی قرار دیا جائے۔ اور اُس کے لئے جلد سے جلد مناسب انتظام کیا جائے۔ اسکی اہمیت بیان کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ فوجی تربیت سے طلباء میں تنظیم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز اخلاق درست کرنے اور کیرکٹر بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔ وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں نے اپنی تقریر میں حکومتی پالیسی کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ حکومت چاہتی ہے کہ نہ صرف طلباء بلکہ تمام شہری بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوجی تربیت حاصل کریں۔ لیکن ان کی فوجی تربیت کو لازمی قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اس کے لئے حکومت کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بحث میں متعدد ممبران نے حصہ لیا۔ بالآخر خان لیاقت علی خاں کے یقین دلانے پر مسٹر نور احمد نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا

احباب فلسطین کیلئے خاص طور پر دعا کی جائے

فلسطین سے آجکل بڑی تشویشناک خبریں آ رہی ہیں۔ اور وہاں بڑی سُرعت کیساتھ حالات نہایت خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں استدعا ہے کہ وُہ فلسطین کے احمدی بھائیوں کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھے نیز اسلام اور مسلمانوں کو فتح نصیب کرے۔ آمین

——کراچی ۱۳ مئی وزیر صنعت نے آج پارلیمنٹ میں بتایا ہے کہ کپڑا بننے کی مشینیں عنقریب باہر سے پاکستان آنیوالی ہیں

چنے کے نرخ

لاہور ۱۳ مئی محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع کے صدر مقامات پر ۷ مئی ۱۹۴۸ء سے چنے کے حسب ذیل نرخ مقرر کئے ہیں:۔

لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی اور ڈیرہ غازیخاں ۸ روپے ۱۰ آنے فی من، من = ۸۲½ پونڈ

شیخوپورہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ منٹگمری۔ لائل پور جھنگ اور مظفر گڑھ ۸ روپے ۶ آنے فی من

سرگودھا اور میانوالی اور ان اضلاع کی تمام منڈیوں کے لئے ۸ روپے فی من

مغربی پنجاب کی حکومت نے شاہ پور اور میانوالی کے اضلاع سے چنے کی برآمد بند کر دی ہے۔ ان اضلاع کے اندر نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں۔ صوبے کے دیگر تمام حصوں میں چنے کی برآمد اور اضلاع کے اندر نقل و حرکت آزاد ہے

——لاہور ۱۳ مئی۔ میاں ممتاز دولتانہ نے کہا ہے کہ حکومت لوگوں کی حوصلہ افزائی کریگی کہ وہ تجارت اور صنعت میں اپنا روپیہ لگائیں نیز بنکنگ کا انتظام ۴

پنجاب صوبائی حج کمیٹی کا جلسہ

لاہور ۱۳ مئی۔ پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ حج سے متعلق امور پر بحث و تمحیص کے بعد حکومت پاکستان کی اس تجویز پر غور کیا گیا۔ کہ آئندہ حج پاسپورٹوں پر حاجیوں کے فوٹو چسپاں کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ کمیٹی نے باتفاق رائے یہ قرارداد منظور کی ہے:۔ چونکہ حاجیوں کو حج پاسپورٹوں پر فوٹو چسپاں کرنے کا حکم دینا ارکان یا فرائض اسلام کی بجا آوری میں ایک بدعت ہے لہذا قرار پایا کہ اس مسئلہ کو اس وقت تک ملتوی رکھا جائے۔ جب تک پاکستان کی دستور ساز اسمبلی پاکستان کی نئی اسلامی ریاست کے لئے یا تو آئین مرتب کرلے جسمیں موجودہ احکام شریعت سے قانونی استنباط کرنے کے طریقوں کے متعلق قواعد صحیح ہوں ورنہ معاملہ زیر بحث فیصلہ کی غرض سے یقیناً مجلسِ مذکور میں پیش کیا جائے گا۔

ہیضہ سے بچاؤ کیلئے پولیس کا اقدام

لاہور ۱۳ مئی۔ آج لاہور سول پولیس کے سپاہیوں نے بازاروں اور بڑی بڑی سڑکوں پر بیٹھے ہوئے خوانچہ فروشوں کو سڑکوں پر دکانیں لگانے سے منع کرتے رہے کئی ایک خوانچہ فروشوں کو زبردستی سڑکوں سے اٹھا دیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ پولیس کا یہ اقدام ہیضہ کی تدابیر اور شہر میں صفائی رکھنے کے سلسلہ میں تھا۔

سر ظفر اللہ خاں آج کراچی پہنچ جائینگے

کراچی ۱۳ مئی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان جو نیویارک سے واپس کراچی آتے ہوئے راستے میں دمشق ٹھہر گئے تھے کل تیسرے پہر دمشق سے کراچی پہنچ جائیں گے۔

۴ ابھی درست کیا جائے گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
۱۴ مئی ۱۹۴۸ء

کشمیر کا جشن آزادی

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ کشمیر کی ڈوگرہ حکومت پنڈت جواہر لال نہرو کے کشمیر میں داخل ہونے پر پابندیاں لگا رہی تھی۔ اس وقت آپ ڈوگرہ حکمران کے خلاف تھے۔ اور مظلوم رعایا کے لئے اس کی حکومت کو الٹ دینا چاہتے تھے۔ مگر کتنا تعجب ہے۔ کہ آج تھوڑے عرصہ بعد دنیا ایسی پلٹی۔ کہ اسی ڈوگرہ حکمران کے استحکام کے لئے آپ نے کشمیر پر فوج کشی کر رکھی ہے۔ اور نہ صرف خود ہی گرے بلکہ نیشنل کانفرنس کے لیڈر شیخ عبد اللہ کو بھی اپنے ساتھ راج شاہی کے پاؤں پر چاروں شانے چت گرا دیا ہے۔

اس سے بھی تعجب خیز بات یہ ہے۔ کہ اس انتہائی رجعت پسندانہ کارنامہ کو جمہوریت کا بہروپ دے کر کشمیر میں "جشن آزادی" منایا جا رہا ہے۔ اس جشن آزادی میں نمایاں حصہ لینے والوں میں مولانا ابوالکلام آزاد بھی ہیں جو اپنے گزشتہ ذاتی تجربہ سے بتا سکتے ہیں کہ کشمیر کے عوام کیا چاہتے ہیں۔ اور اکثریت شیخ عبد اللہ کی نیشنل کانفرنس کو کیا سمجھتی ہے۔

اس سے ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت شیخ عبد اللہ کا اثر وادی کشمیر میں کس قدر تھا اس سے یہ بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اب جبکہ شیخ عبد اللہ کشمیریوں کے سب سے بڑے دشمن کے ہاتھ میں جس نے ایک پوری صدی تک ان کے آباء و اجداد کا خون چوسا ہے۔ کٹھ پتلی بن کر رہ گئے ہیں کشمیریوں کے دلی جذبات کیا ہو سکتے ہیں۔

وادی کشمیر اور علاقہ جموں کے رہنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کے بھائی بند عزیز و اقربا کس طرح اب بھی ہند یونین کی گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ایک طرف تو ملک میں ایسے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ کہ انسان حیوان چرند پرند بیل بوٹے پھل پھول کشمیر جو سب بھسم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف پنڈت جواہر لال نہرو اپنے دوستوں کے ساتھ "جشن آزادی" منا رہے ہیں۔ کون ایسا سیاہ درد ہے۔ جو مظلوم کشمیریوں کی اس بے بسی پر بے تاب نہ ہو جائے۔ ستم پر ستم یہ کہ ایسے بیان اور وقائع اور ایسے فوٹو شائع ہو رہے ہیں۔ جن سے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ یہ بدنصیب لوگ جن کو پنڈت جی کی حکومت ڈوگرہ راج کا طوق مظالم گلے سے اتارنے سے اپنی سنگینوں سے روک رہی ہے جن کے بھائی بند خاک و خون میں تڑپ رہے ہیں۔ جن کے ملک میں آگ لگی ہوئی ہے۔ جن کے خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ جن کی دنیا اجڑ گئی ہے۔ ہاں یہی بدنصیب دل برشتہ لوگ یہی خانماں برباد لوگ اس عجیب و غریب "جشن آزادی" میں "خوشی کے نعروں" کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ اس سے زیادہ ستم دنیا میں اور کیا ہو سکتا ہے؟

لیکن طاقت کے نشہ میں انسان کیا کچھ نہیں کر گزرتا۔ دنیا میں ایسا بارہا ہوا ہے۔ غلام قادر روہیلہ نے بھی فتح کے نشہ میں نوک خنجر سے تیموری شہنشاہ کی آنکھیں نکالنے کے بعد نازنیناں حرم سے ایسا ہی دلآویز سلوک کیا تھا۔ جیسا کہ اب ان بے زبان کشمیریوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ جب سر پر بم بار طیارے لہرا رہے ہوں۔ تو "قدم مجبور جنبش" کیوں نہ ہوں۔ نہرو زندہ باد کے ترانے کشمیر کی ماتم کناں فضا میں کیوں نہ گونج اٹھیں۔

پنڈت جی نے اس جشن آزادی کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ "ہماری حکومت ایک غیر مذہبی حکومت ہے۔ یعنی اس میں مذہب کی کوئی تفریق نہیں۔ وہ مذہبی تعصب سے مبرا ہے۔ لیکن اس کے خلاف پاکستان کی حکومت اسلامی یعنی مذہبی حکومت ہے"۔ اس سے آپ کشمیریوں کو یہ تسلی دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری حکومت پاکستان کی حکومت سے بہتر ہے۔ ہماری حکومت میں ہر مذہب کو یکساں طور پر آزادی ہے۔ لیکن پاکستان میں ایسا نہیں ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کشمیریوں کو اس سے تسلی ہو گئی ہوگی خاصکر اس لئے بھی کہ شیخ عبد اللہ کی آزاد حکومت کا جشن بھی منا چکے ہیں۔ ایسی صورت میں تو پنڈت جی کو خود بھی تسلی ہو جانی چاہیئے اور ان کو یقین آ جانا چاہیئے۔ کہ اب کشمیر میں آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کی صورت میں انکو کوئی خطرہ نہیں رہا۔

ہمارا ریڈیو پاکستان ریڈیو دن رات کے ۲۴ گھنٹہ میں تقریباً ۸ گھنٹے ۴۰ منٹ کام کرتا ہے۔ اس وقت میں سے پانچ گھنٹے سے زیادہ گانے بجانے ٹھمری۔ ٹپہ۔ غزل پر صرف ہوتے ہیں۔ اور باقی تین گھنٹے دوسرے پروگرام کو دیئے جاتے ہیں۔ جس میں خبریں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ کبھی کبھی کوئی مفید تقریر بھی ہو جاتی ہے۔ دیہاتیوں کے پروگرام میں بھی زیادہ تر گانا بجانا ہی ہوتا ہے۔ کام کی باتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان ریڈیو صرف دل لگی کے لئے ہے۔ اس سے کوئی قومی یا ملکی ٹھوس کام لینا مقصود نہیں۔

ہمارے بعض دوستوں کو اعتراض ہے کہ ریڈیو کے منتظمین سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ یوم حضرت ابوبکرؓ پر آپ کی سیرت کے متعلق پروگرام نشر کیا جائے۔ مگر نہیں کیا گیا۔ اس پر معاصر "انقلاب" افکار و حوادث میں لکھتا ہے کہ:۔

"جس حکومت میں شیعہ حضرات کی اکثریت ہو صدیق اکبرؓ کی شان میں پروگرام نشر کرنے کی روادار کیونکر ہو سکتی ہے۔ محرم آنے دیجئے پھر دیکھئے گا کہ سال گزشتہ کی طرح پورے دس دن تک ریڈیو سٹیشن امام باڑہ نہ بن جائے تو ہمارا ذمہ"

ہمارا خیال ہے کہ اس میں مدیر افکار غلطی پر ہیں محرم میں ریڈیو میں مرثیہ گوئی اس وجہ سے نہیں کی جاتی۔ کہ حکومت میں شیعہ حضرات کی اکثریت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ مرثیے بھی زیادہ تر گا کر سنائے جاتے ہیں۔ کم سے کم ان کا شاعری سے ضرور تعلق ہوتا ہے۔ اصل میں ہمارا ریڈیو شعر اور گانے کا مشتاق ہے۔ محرم میں مرثیہ خوانی کا ثواب تو اسکو مفت میں مل جاتا ہے۔

جلد فیصلہ کا قانون پاکستان پارلیمنٹ میں تعزیرات ہند کے ماتحت بعض قابل سزا جرائم کے متعلق جلد فیصلہ کرنے کے لئے بھی ایک بل پیش ہوا ہے۔ جو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ ضابطہ فوجداری کے ماتحت مقدمات بہت طول کھینچ سکتے ہیں۔ اور اس طرح انصاف کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالی جا سکتی ہیں۔ بعض اوقات شہادت کا اس طرح نام و نشان مٹایا جا سکتا ہے۔ کہ جرم ثابت کرنا ناممکن ہو جاتا ہے ضابطہ میں اگرچہ عدالتوں کو اختیار ہے۔ کہ وہ فوری کارروائی کر کے ملزم کو شہادت مٹانے سے باز رکھے۔ لیکن اس پر عمل بہت کم ہوتا ہے۔ اور اکثر ملزمان کو موقعہ مل ہی جاتا ہے۔ کہ وہ ثبوت نہ پیش ہونے دیں۔

لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ یہ برائی ضابطہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ عدالت اور عوام کی ذہنیت کی وجہ سے ہے۔ جو مغربی تہذیب کے زیر اثر بہت کچھ مسخ ہو چکی ہوئی ہے۔ اس لئے بے انصافی کا خطرہ جلد فیصلہ کرنے کی صورت میں بھی اسی طرح قائم رہے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ زیادہ ہو جائے۔

اس کا علاج ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جج اور مجسٹریٹ ایسے مقرر کئے جائیں۔ جو دیانتدار ہوں۔ اور جن کے دل میں ملک و قوم کی محبت کے ساتھ ساتھ خوف خدا بھی موجود ہو۔

وزرائے مغربی پنجاب آج کی خبر ہے کہ مغربی پنجاب کے جو وزراء دوبارہ کراچی تشریف لے گئے تھے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا ایسا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس سے فی الحال کام چلایا جا سکے گا۔

اس سے پہلے بھی یہ وزرا کراچی گئے تھے۔ اور واپس آ کر انہوں نے نہایت اطمینان سے گاڑی سے اترتے ہی مشترکہ بیان دیا تھا۔ کہ وہ ایک ٹیم کی طرح ملکر کام کریں گے۔ معلوم نہیں کہ وزراء کے درمیان کس قسم کی شکر رنجی ہے۔ کہ دور ہی نہیں ہوتی۔ اگر وہ اپنے اختلافات ملک کے سامنے پیش کر دیں۔ تو شائد کوئی ایسا علاج نکل آئے۔ جس سے یہ شکر رنجی دور ہو جائے۔

اس دفعہ ساتھ ہی یہ خبر بھی ہے کہ وزارت میں دو کس کی توسیع کر دی جائے گی اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شائد زیادہ کام کی وجہ سے مزاج میں تلخیاں پیدا ہو گئی ہیں جو کام کے بٹ جانے کی وجہ سے خود بخود دور ہو جائینگی۔

اس وقت پاکستان کو اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ اس کے ارباب اقتدار اتحاد اور اتفاق سے کام لیں۔ امید ہے کہ ہمارے وزراء اس بات کو ضرور پیش نظر رکھیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت

مرتبہ: خورشید احمد

لاہور ۱۲ ماہ ہجرت۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس میں تشریف فرما ہو کر جو حقائق و معارف بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی پیغام آتا ہے۔ اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں پھیلایا جائے اور اس کی اشاعت کی جائے۔ اور یہ کام اللہ تعالیٰ انسانوں کے ذریعہ ہی لیا کرتا ہے۔ دراصل تبلیغ کے کام کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور دوسرا بندوں کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں یہ حصہ رکھا ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ پیشگوئیوں اور معجزات کے ذریعہ سے اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ دوسری طرف وہ ان کی تائید میں ہر قسم کے دلائل و براہین مہیا کر دیتا ہے۔ اور تیسری طرف وہ مشکلات و مصائب میں ہر رنگ میں ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ اس کے بالمقابل بندوں کے سپرد یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے اس پیغام کو پھیلائیں۔ اور اس کی اشاعت کریں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے کام کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں اس نے اپنے کام کی تینوں شقیں نہایت شاندار طریق سے پوری کر دی ہیں۔ اگر پیشگوئیوں اور معجزات کو لو۔ تو بڑی کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خدام کے ذریعہ سے پوری ہوئی ہیں حضور نے بطور مثال آتھم کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ اور وضاحت کے ساتھ بتایا۔ کہ یہ پیشگوئی اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک اتنا بڑا نشان ہے۔ کہ احمدی اس پر جتنا بھی زور دیں کم ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ شائد یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور آتھم مقررہ میعاد میں نہ مرا۔ لیکن اگر علم النفس کے ماتحت دیکھیں اور غور کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی زندگی کا تسلسل قائم نہ رہا۔ اور وہ روحانی طور پر مر چکا تھا۔ جہاں وہ پیشگوئی سے قبل زور شور سے اسلام کی مخالفت میں تقریریں کیا کرتا تھا۔ مباحثے کرتا تھا اور کتابیں لکھتا تھا۔ وہاں پیشگوئی کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گیا۔ حالانکہ اگر واقعی وہ سمجھتا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ تو انسانی عقل یہ تقاضہ کرتی ہے۔ کہ اسے پہلے سے زیادہ زور و شور کے ساتھ اسلام کی مخالفت شروع کر دینی چاہیئے تھی لیکن پیشگوئی کے بعد حیرت انگیز طور پر اس کا خاموش ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ اس کا دل اپنی شکست تسلیم کر چکا تھا۔

پھر اگر مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھا جائے۔ تو اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا حصہ پورا کر دیا ہے۔ دشمن نے جب بھی سلسلہ کو کچلنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی ایسا رستہ نکال دیا۔ جس سے اس کی کوشش ناکام ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات بظاہر ایک بڑا دھکا تھا۔ آپ کی وفات بے وطنی میں ہوئی۔ پھر دشمن نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ نعوذ باللہ آپ کو ہیضہ ہو گیا۔ پھر کئی مدعی کھڑے ہو گئے۔ جنہوں نے آپ کی وفات کو اپنی تائید اور آپ کے جھوٹا ہونے کی دلیل قرار دیا۔ غرض دنیاوی طور پر ایک جماعت کی تباہی کی جسقدر صورتیں ہوتی ہیں۔ وہ سب صورتیں جمع ہو گئیں۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات بھی ایک بہت بڑا ابتلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر بھی اپنی تائید نازل کی۔ پھر کانگریس اور خلافت کی تحریکیں شروع ہوئیں۔ اور چونکہ ہم ان تحریکوں کے مخالف تھے اس لئے ہمیں ہر طرف سے گردن زدنی قرار دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کے خطرات سے بچایا۔ پھر احرار کی شورش کے مقابلہ میں بھی ہماری مدد اور تائید کی۔ اور جماعت پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گئی۔ پھر اب گزشتہ فسادات میں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نظر آتی ہے۔ گزشتہ فسادات میں بظاہر سب سے زیادہ نقصان ہمیں اٹھانا پڑا۔ ہمارا مرکز ہم سے چھین لیا گیا۔ اور سارا نظام اپنی جگہ سے ہل گیا۔ اس سے زیادہ پراگندگی اور کیا ہو سکتی ہے کہ گزشتہ ستمبر میں ہماری سارے مہینے کی آمدنی صرف دو ہزار رہ گئی تھی۔ لیکن ہمیں یقین تھا کہ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے۔ اس لئے گو ہمارے اندر بہت کمزوریاں ہیں لیکن بہر حال وہ سلسلے کو تباہی سے بچائیگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی۔ اور اب مئی میں ہماری صرف ایک ہفتے کی آمدنی ۴۰ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ بیشک اب بھی آمدنی میں نسبتاً کمی ہے لیکن کجا دو ہزار اور کجا ۴۰ ہزار

یہ حالات بتاتے ہیں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے حصہ کا سوال ہے۔ اس نے اپنا حصہ نہایت شاندار طریق سے پورا کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم ہرگز اپنے خدا سے یہ شکوہ نہیں کر سکتے۔ کہ اس نے اپنا حصہ پورا نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معجزات پیشگوئیوں دلائل براہین اور تائید سماوی سے جو مدد کی ہے۔ اگر ہم اس پر غور کرنا شروع کریں تو سالہا سال گذر جائینگے۔ اور ابھی اس مدد کے ابتدائی پہلو بھی ختم نہ ہونگے اللہ تعالیٰ نے تو اپنا حصہ پورا کر دیا اور نہایت شاندار طور پر پورا کر دیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا جماعت نے بھی اپنے حصہ کا کام پورا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو عظیم الشان نشانات ہماری تائید میں ظاہر کئے ہیں۔ کیا جماعت نے بھی تبلیغ و اشاعت کے فریضہ میں ان سے پورا پورا کام لیا ہے؟ اب چونکہ دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے اس سوال پر کل روشنی ڈالونگا۔ انشاء اللہ

الفضل میں شائع شدہ ایک ڈائری

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

الفضل میں ایک ڈائری آج چھپی ہے۔ اس میں لاہور کی جماعت کے متعلق بعض تلخ باتیں ہیں۔ میں نے اس ڈائری کے چھاپنے سے منع کیا تھا۔ اور الفضل کو ہدایت کرنے کی پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایت کی تھی۔ لیکن انہوں نے یہ غیر طبعی طریق اختیار کیا۔ کہ انہوں نے اسسٹنٹ سیکرٹری کو بلوا کر کہا۔ اس نے دوسرے اسسٹنٹ سیکرٹری کو کہا۔ اس نے سپرنٹنڈنٹ کو کہا۔ اس نے ڈسپیچر کو کہا۔ اس نے کاغذ کے کر میز پر رکھ دیا۔ اور آج پرسش پر جواب ملا۔ کہ افسوس ہے ندامت سے اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہدایت نہیں گئی۔ میں نے اس غفلت پر چاروں افسروں کو تین دن کے لئے معطل کر دیا ہے۔ شائد انگریزی دفتروں میں اس طرح ہوتا ہو۔ لیکن اسلامی دفاتر میں یہ تمسخر کہ ایک کام پر پانچ افسروں کا وقت ضائع کیا جائے اور پھر بھی کام نہ ہو نہایت افسوسناک اور ناقابل برداشت ہے۔

مگر الفضل بھی الزام سے بری نہیں کسی کی میں تعریف کروں۔ تو سوائے اس کے کہ وہ الفضل کا پسندیدہ ہو اکی تعریف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی کو زجر کروں تو نمایاں کر کے شائع کیا جاتا ہے۔

اس ڈائری میں سے وہ تعریفی کلمات جو بعض مخلصین کی قربانیوں کے متعلق میں نے کہے اڑا دیئے گئے ہیں۔ زجر کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ڈائری نویس کو دوسروں کی زجر میں لطف آتا ہے۔ اور تعریف سے اس کا دل جل جاتا ہے۔ حالانکہ ذاتی یا جماعتی نقائص کا ذکر ہو۔ تو الفضل کے عملہ میں اس قدر ذمہ داری کا احساس ضرور ہونا چاہیئے کہ وہ اس حصے کو شائع نہ کرے۔ جب تک اجازت نہ لے کیونکہ مجالس تو ایک قسم کی پرائیویٹ گفتگو ہوتی ہیں۔ ان کا خلاصہ لکھتے ہوئے عمومی باتیں آنی چاہئیں نہ کہ خاص افراد یا جماعتوں پر رائے زنی۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد

احمدی محبوسین سندھ کیلئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ مصیبت ٹال دے۔ یہ تمام نوجوان تحریک جدید کی اراضیات کے منتظمین میں سے ہیں۔ (چوہدری فتح محمد سیال ایم۔ اے)

شامی پریس میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا نمایاں ذکر

دمشق میں ترقیٔ احمدیت کا نیا باب

(از مکرم نور احمد صاحب منیر مجاہد دمشق)

ہفتہ واری اجتماعات:۔ عرصہ زیر رپورٹ ہفتہ میں دو دفعہ تبلیغی اور تربیتی میٹنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ ہر اجلاس میں دو تقریریں کی جاتی ہیں۔ جس سے مقصد بعض نوجوانوں کو تقریر کی مشق کرانا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب بھی پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ خطبہ الہامیہ۔ نجم الہدیٰ اس عرصہ میں پڑھی گئیں

خطبات جمعہ:۔ جمعہ کی حاضری تسلی بخش ہوتی ہے۔ اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد دوست مختلف مواضیع پر گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ایک اچھی خاصی علمی مجلس ہوتی ہے۔ خاکسار نے اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مواضیع پر خطبات جمعہ پڑھے (۱) کیا احمدیت انگریزوں کی قائم کردہ تحریک ہے۔ ایک مخالف مولوی کا رد۔ (۲) بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (۳) صدق احمد الموعود علیہ السلام (۴) مولد النبوی صلعم کی غرض اور اس کی فلاسفی (۵) سورہ تکویر کی تفسیر (۶) اعجاز القرآن لفظاً و معناً (۷) سورہ الضحیٰ و الانشراح کی تفسیر (۸) اشتراکیت اور اسلام

باقی خطبات مکرم منیر الحصنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دمشق نے اپنے تاثرات بابت زیارت قادیان دیئے جس میں آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سیرت مبارک کو مختلف انداز سے بیان کیا۔ اور نظام سلسلہ کی تفصیل کے بارے میں دوستوں کو علم دے کر ہر قسم کی قربانی کی طرف توجہ دلائی جزاھم اللہ احسن الجزاء

شامی پریس:۔ اس عرصہ میں مکرم منیر الحصنی صاحب قادیان ½ ۱ سال گذار کر دمشق تشریف لائے خاکسار نے انکی آمد سے قبل ہی پریس کانفرنس کے بلانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ کے واپس آنے پر پریس کانفرنس بلائی گئی جس پر مندرجہ ذیل اخبارات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا

الصباح۔ الایام۔ النصر۔ القبس

جردی اور مصر کے بعض اخبارات نے بھی یہ خبر شائع کی۔ اور مکرم منیر الحصنی صاحب کے علاوہ ہیملٹن پارٹی کی رپورٹ کا ذکر بھی مندرجہ بالا اخبارات نے کیا۔ اور "القبس" نے اس موقعہ پر جماعت کی اسلامی خدمات کا نمایاں طور پر ذکر کیا۔ اور لکھا کہ بلا شبہ جماعت احمدیہ کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں امتیازی پوزیشن حاصل ہے۔ اور فضائل اسلام کی نشر و اشاعت کرنے میں ان کا یدِ طولیٰ حاصل ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی دمشق کے ہوائی اڈے سے گذرے۔ خاکسار کو بذریعہ تار لنڈن سے اطلاع مل چکی تھی۔ آپ کی خبر دمشق کے کئی اخبارات نے شائع کی اور امریکہ میں آپ کی اسلامی خدمات کو سراہا گیا۔ اس کے علاوہ ریڈیو نے بھی یہ خبر براڈکاسٹ کی اور سلسلہ کی عظمت و شوکت کا لوگوں کو علم ہوا۔ مگر افسوس کہ دوسرے دن دمشق کی سب سے بڑی مسجد جامع اموی میں ہمارے خلاف ہزاروں شامی باشندوں کے سامنے خطبہ پڑھا گیا جس میں غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا۔ نماز جمعہ کی فراغت کے بعد ایک شخص نے خطیب صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کیا اس تاریخی اور حضرت معاویہ رضی کے ممبر پر یہ سب و شتم اور لعن و طعن زیب دیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ احمدی لوگ ہم سے ہزارہا درجہ اخلاق میں اچھے ہیں۔

افسوس ہے کہ ہوائی اڈہ پر مکرم صوفی صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کیونکہ ہوائی جہاز پروگرام سے ایک گھنٹہ قبل پہنچا۔ ہوائی اڈہ پر پولیس کا نمائندہ موجود تھا

ملاقاتیں:۔ سلسلہ کے مفاد کے پیش نظر خاکسار نے تین مرتبہ وزیر اعظم شام جمیل مردم بک سے ملاقات کی جس مقصد کے پیش نظر یہ ملاقاتیں کی گئی تھیں۔ اس میں نہ صرف کامیابی ہوئی۔ بلکہ مستقبل میں بعض امور میں سہولت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ وزارت خارجیہ کے سیکرٹری سے بعض امور کے سلسلہ میں ملاقات کی۔ اس کے علاوہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے انچارج سے ملاقات کر کے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ کیونکہ مشائخ دمشق نے انچارج موصوف کے پاس ہمارے خلاف ریکارڈ رکھا تھا۔

(۲) مفتی اعظم الحاج امین الحسینی سے ملاقات کی گئی۔ اور اس ملاقات کے وقت انہوں نے مجھے بار بار کہا "اشکرکم علیٰ ھذہ العواطف" یعنی ان جذبات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں گفتگو فلسطین اور پاکستان کے موضوع پر تھی اور اس گفتگو میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قضیہ فلسطین میں اہتمام کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا۔

(۳) مجمع علمی عربی کے کئی ایک اعضاء سے ملاقات ہوئی۔ خاکسار مولانا عبد القادر المغربی "خلیل بک مردم بک" سابق وزیر تعلیم اور موجودہ وزیر اعظم شام جمیل مردم بک کے چچازاد بھائی ان دونوں معزز صاحبان کو خاکسار نے سلسلہ کا عربی لٹریچر دیا ہے۔ وہ احمدیت کے مداح ہیں اور ان میں تعصب نہیں ہے۔

وزیر تعلیم کے سیکرٹری سے مل کر دشمن سلسلہ کی طرف سے پیدا کردہ بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ کیونکہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک مقامی عالم "احمدی جوسیاتی" نامی نے ایک ٹریکٹ تحریر کیا ہے جس کے اختتام پر اس نے محکمہ تعلیم کو "تنبیہ" کے عنوان سے مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی ہے کہ احمدی نوجوان دمشق کے مدارس میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ اس لئے نئی پود کو ان استعماری جراثیم سے محفوظ رکھا جائے۔ اس کے علاوہ اور کئی اصحاب سے انفرادی ملاقاتیں کی گئیں۔

انی مھین من اراد اھانتک :۔ عالم مذکور نے اپنی طرف سے ۲۶ صفحہ کا ٹریکٹ شائع کر کے خیال کیا کہ میں نے بڑا تیر مارا ہے۔ ایک صاحب پوزیشن آدمی نے یہ ٹریکٹ وزیر تعلیم الدکتور منیر عجلانی کے پیش کیا۔ وزیر موصوف نے پہلا صفحہ پڑھ کر اس کتاب کو بند کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب علمی اور ادبی اغلاط سے پُر ہے نیز طرز تحریر اسلامی اخلاق کے خلاف ہے اور بعد ازاں اس کتاب کو شامی گورنمنٹ نے بحکم وزیر اعظم شام جمیل مردم بک ضبط بھی کر لیا۔

دار الجماعت:۔ اس عرصہ میں ایک نہایت ہی خوش کن امر ظہور پذیر ہوا ہے جو دمشق میں احمدیت کا نیا باب کھلنے کے مترادف ہے یعنی جو مکان جماعت دمشق نے عرصہ دو سال سے خریدا تھا۔ اس میں گذشتہ ماہ خاکسار اور مکرم منیر الحصنی صاحب نے رہائش اختیار کر لی شروع کی ہے۔ یہ دو منزلہ مکان ہے۔ اور اس میں

(بقیہ صفحہ ۷)

مسیحی نفس ہے بڑا پاک خُو ہے

(از مکرم جناب مولینا عبد الرحیم صاحب درد)

کوئی لے کے آیا عجب رنگ و بو ہے
کہ اقوام عالم کی وہ آرزو ہے

رہی منتظر جس کی صدیوں سے دنیا
مسیح ابن مریم بھی مہدی بھی تو ہے

مقابل یہ آئے کسے تاب اس کی
ترے نام ہی سے لرزتا عدو ہے

بڑی شان ہے قادیاں والے تیری
محمدؐ کی رنگت محمدؐ سی بُو ہے

بروزِ اتم ہے تو اُس کا یقیناً
کوئی دیکھ لے تو وہی ہُو بہو ہے

نہ دیکھیں تجھے کور دیدہ نہ دیکھیں
ترا تذکرہ ہو رہا کُو بکُو ہے

خدا کا ہے محبوب فرزند تیرا
فرشتے بھی کہتے ہیں وہ ماہرو ہے

وہ ہے حسن و احساں میں مانند تیری
زمیں اور فلک کی یہی گفتگو ہے

ہوا جو کہ ممسوح عطرِ رضا سے
وہ نورِ مجسم بہت خوبرو ہے

معطر کیا ہے جہاں اُس نے سارا
ریاضِ نبی کا گلِ آرزو ہے

اسیروں کی کرتا ہے وہ رستگاری
مسیحی نفس ہے بڑا پاک خُو ہے

دوا دے مسیحا کوئی درد کو بھی
کہ مدت سے اسکی اُسے جستجو ہے

محبت میں پروانہ بن جاؤں تیری
خدا کا تو بھیجا ہوا شمع رو ہے

تری راہ میں خاک اپنی اُڑا دوں
یہی میری عزت یہی آبرو ہے

اسلامی پردہ

(۱)

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ اسلام انگلستان

پردہ کی موضوع پر مغربی پنجاب کے اردو اور انگریزی اخبارات کافی لکھ چکے ہیں پاکستان ٹائمز میں متعدد خطوط اس موضوع پر شائع ہوئے۔ جن میں پردہ کے موافق اور مخالف دلائل دیئے گئے۔ ابھی یہ بحث شروع ہوئی تھی کہ میں نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۷ فروری میں اس موضوع پر قرآن مجید و احادیث سے روشنی ڈالی تھی۔ خطبہ کو دوستوں نے پسند کیا۔ اور کئی نے مجھ سے کہا کہ اسے اخبار الفضل میں چھپنے کے لئے دیا جائے۔ چونکہ اس وقت بحث ابھی ابتدائی مراحل پر تھی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جب مختلف نظریئے اور ادار اس کے متعلق شائع ہو جائیں۔ تو پھر اس موضوع پر کچھ لکھوں۔

خطبہ کے بعد اگر مجھے کوئی اعتراض پہنچا تو وہ یہ پہنچا۔ کہ لنڈن میں اتنی دیر رہ کر آئے اور پھر بھی پردہ پر زور دے رہے ہیں۔ اس اعتراض کا میری طرف سے یہ جواب ہے۔ کہ بیشک میں کئی سال لنڈن میں رہا۔ اور میں نے وہاں بے پردگی کے مضرات اور نقصانات کا بغور مطالعہ کیا۔ اس لئے میں علیٰ وجہ البصیرت یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ جو تعلیم اسلام نے پردہ کے متعلق دی ہے۔ اس پر عمل کرنے سے اہلی زندگی پرامن بن سکتی ہے۔ اور حقیقی دلی پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے۔ لنڈن اور پیرس کے خوفناک شرم کن۔ حیاسوز مناظر اور واقعات جو آئے روز دیکھنے میں آتے۔ اور اخبارات میں شائع ہوتے ہیں پردہ کی اہمیت ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں

ایک مسلم ڈاکٹر سے گفتگو

لنڈن میں یو۔ پی کے ایک ڈاکٹر جو ہندوستانی فوج کے ساتھ انگلستان گئے تھے۔ مجھے ملنے کے لئے مسجد لنڈن تشریف لائے وہ یو۔ پی کے ایک معزز خاندان کے رکن ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ہندوستان میں لمبی ڈاڑھی چھوڑی ہوئی تھی۔ اور بہت متدین تھا۔ اور پردہ کے معاملہ میں بہت سخت تھا۔ لیکن اب انگلستان آکر جو میں نے عورتوں کی سوسائٹی دیکھی ہے۔ تو میں نے فیصلہ کیا، کہ ہندوستان میں بھی پردہ کی رسم یکلخت موقوف کر دینی چاہیئے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ ایام جاہلیت میں پردہ کوئی نہیں تھا۔ اسلام نے اسے جاری کیا۔ اور اس کی مشروعیت حکمت سے خالی نہیں۔ پردہ سے غرض یہ ہے۔ کہ بدکاری کو روکا جائے اور غیر محرم مرد و عورت آزادانہ اختلاط سے باز رہیں تا وہ رشتہ مقدس جو مرد و عورت کے درمیان بذریعہ نکاح قائم ہوتا ہے۔ جو حد درجہ نازک ہوتا ہے۔ آزادانہ اور بے حجابانہ غیر محرموں سے ملاقات سے مبادا ٹوٹ جائے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ پردہ ہٹانے سے بدکاری کے خطرات جاتے رہیں گے یا کم ہو جائیں گے اور اخلاقی معیار بلند ہو جائے گا۔ تو بے شک آپ ایسا کر لیں۔ لیکن اگر بے پردگی سے فساد اخلاق میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور بے حیائی اور فحشاء کے ارتکاب کے مواقع زیادہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر پردہ قائم رہنا چاہیئے۔ آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر عورت کھلے چہرہ بازاروں میں پھرے۔ اور پردہ کرنا ترک کر دے۔ تو آپ کے تمدنی نظام میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ لیکن یہ غلط خیال ہے۔ بے پردگی کے نتیجہ میں ان اخلاق کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ جو پردہ کے مخالف ملکوں میں موجود ہیں۔ بے پردگی کا لازمی نتیجہ عورتوں اور مردوں کا آزادانہ خلاملا اور مخلوط ناچ اور تفریحی مخلوط مجالس کا قیام اور دوسری ناجائز کارروائیاں ہیں۔ پھر میں نے انہیں اخباروں کے متعدد کٹنگز دکھائے بعض میں سے ایک ایوننگ سٹینڈرڈ کا تھا جس میں ایک جوان لڑکی برسر بازار کھڑی تھی۔ اور ایک ہسپتال کے لئے چندہ جمع کر رہی تھی اور نیچے لکھا تھا A Kiss For Ten Shillings یعنی ایک بوسہ دس شلنگ میں۔ اور ایک جوان اس کا بوسہ لے رہا تھا۔ اور اس نے ۱۰ شلنگ بطور چندہ دیا۔ اسی طرح اخبارات میں ڈانس کے متعلق اشتہارات ہوتے تھے کہ آج فلاں وزیر کی لڑکی ڈانس کرے گی اور جو اتنی رقم دیں گے۔ وہ اس کے ساتھ ڈانس کر سکیں گے۔ اور رقم جمع شدہ فلاں فنڈ میں جائے گی۔ پس یورپین اقوام کے نزدیک بوسہ بازی ناچ وغیرہ نہ یہ کہ بُری باتیں ہیں بلکہ اچھی چیز ہے۔ اور اگر جوان غیر شادی شدہ مرد اور عورت اپنی انتہائی خواہش بھی پوری کر لیں۔ تو وہ ان کے لئے جائز ہے اور اس پر کوئی قانونی گرفت نہیں۔ اور اگر شادی شدہ ہوں۔ تو زنا کرنے والے فریق کے خلاف اگر اسے شکایت ہو۔ اور اس کے فعل کو بُرا منائے۔ تو وہ بذریعہ کورٹ ثبوت دے کر طلاق حاصل کر سکتا ہے۔

پس سوال صرف پردہ ہٹانے کا نہیں ہے بلکہ ان برائیوں کا ہے۔ جو بے پردگی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ جو عربوں میں بھی موجود تھیں لیکن اسلام نے پردہ کی تعلیم دے کر انہیں روکا یہ سنکر وہ سوچ میں پڑ گئے۔ اور کہنے لگے کہ میرے ذہن میں یہ باتیں نہ آئی تھیں۔ میرے اس نظریہ کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو اس وقت اسلامی پردہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور جو عورتیں پردہ کی مخالف ہیں اور کھلے چہرے آراستہ ہو کر بازاروں پارٹیوں میں پھرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب ڈانس بھی ہونے لگے ہیں جیسا کہ سفینہ وغیرہ اخبارات نے ذکر کیا ہے۔

پس اگر میں کہتا ہوں کہ عورت کے لئے پردہ ضروری ہے۔ تو میری یہ رائے تعصب پر مبنی نہیں۔ بلکہ پردہ کے موافق و مخالف ملکوں کے حالات کے مشاہدہ کے بعد میں یہی سمجھتا ہوں کہ پردہ ضروری چیز ہے۔ میں نے ہندوستان کی اخلاقی حالت بھی دیکھی اور انگلستان کی بھی اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی اخلاقی حالت جن کی عورتیں پردہ کرتی ہیں بہ نسبت انگلستان اور یورپ کے لوگوں کی اخلاقی حالت کے جہاں عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ ہزارہا درجہ بہتر ہے میں ان امور کے متعلق پردہ پر اصولی رنگ میں بحث کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ لکھونگا اور پردہ کے خلاف لکھنے والے معترضین کے اعتراضات کا بھی جواب دوں گا۔

پردہ کے متعلق مختلف خیالات

جن لوگوں نے پردہ کے مخالف یا موافق لکھا ہے۔ وہ سب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا قول سمجھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا رسول یقین کرتے ہیں۔ بایں ہمہ اس موضوع پر لکھنے والے چار قسم کے لوگ ہیں۔

۱۔ ایک وہ ہیں۔ جو مروجہ پردہ کے قطعی طور پر مخالف ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ اس کا حکم قرآن مجید یا حدیث میں موجود نہیں۔ اور وہ دیگر اسلامی ممالک کے موجودہ رویہ اور طرز عمل کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

۲۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں پردہ کا تو حکم ہے۔ لیکن چہرہ و ہاتھوں کا پردہ نہیں۔ چہرہ ننگا رکھنا چاہیئے۔

۳۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ اب مسلمانوں کو پاکستان مل گیا ہے۔ اس لئے جیسے مردوں کے دلوں میں جذبات آزادی موجزن ہیں اور وہ اپنے آپ کو پہلے کی نسبت زیادہ آزاد خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے ملنے سے عورتوں کے دل بھی نئی نئی امنگوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی اپنی طرز معیشت میں پہلے کی نسبت زیادہ آزادی چاہتی ہیں۔ اس لئے ان کا خیال ہے کہ گو پردہ کا تو حکم ہے۔ لیکن اس معاملہ میں عورتوں کو گونہ رعایت ملنی چاہیئے۔ اور پردہ کے معاملہ میں پہلے کی سی سختی نہیں ہونی چاہیئے۔

۴۔ چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو مروجہ پردہ کو اسلامی پردہ سمجھتے ہیں اور ہر حال میں اس کو جاری رکھنا ضروری خیال کرتے ہیں

ان مذکورہ بالا چار قسم کے لوگوں میں سے ایک طبقہ ضرور ایسا ہے۔ جو مروجہ پردہ کا اس لئے مخالف نہیں۔ کہ یہ اسلامی پردہ نہیں ہے یا اس کا ذکر قرآن مجید یا احادیث میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ اگر ثابت بھی ہو جائے کہ قرآن مجید و حدیث کی رو سے عورت کو پردہ کرنا ضروری ہے۔ تو وہ پھر بھی بے پردگی کا پرچار کریں گے اور پردہ سسٹم کی مخالفت کریں گے۔ کیونکہ انکا نظریہ قرآن مجید یا حدیث پر مبنی نہیں۔ بلکہ تقلید یورپ اور اپنی ذاتی رائے پر مبنی ہے۔ لیکن تاہم اکثر ان میں سے ایسے ہیں۔ جو علانیہ طور پر اسلامی تعلیم سے انحراف کا اقرار نہیں کر سکتے اور اسی لئے وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ مروجہ پردہ یعنی چہرہ کا ڈھانکنا اسلامی پردہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا ثبوت قرآن مجید و حدیث سے ملتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہمارے لئے یہ لازم ہے۔ کہ قرآن مجید کی طرف رجوع کریں۔ اور دیکھیں کہ کیا قرآن مجید میں پردہ کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر دیا گیا ہے۔ تو اس کی حدود کیا ہیں ——— (باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

از محترمہ نسیمہ بیگم بنت حضرت حافظ غلام رسول صاحب آف بالتستان رضؓ

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضؓ کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ہماری جماعت کا ہر فرد جانتا ہے۔ کہ آپ کی وفات سے جو نقصان جماعت کو پہنچا ہے۔ اس کی تلافی اور آپ کے جانے کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا محال ہے۔ آپ کی وفات سے ہر احمدی کو بے حد صدمہ ہوا۔ پہلے ہمارے پیارے مرکز کا ہم سے چھٹ جانا۔ پھر اس کے معاً بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کا ہم سے جدا ہو جانا۔ یہ کوئی ایسے صدمات نہیں۔ جنہیں آسانی سے بھلایا جا سکے۔ حضرت مولوی صاحب رضؓ فرشتہ سیرت اور فرشتہ صورت تھے۔ آپ کی سادگی تقویٰ طہارت اور اعلےٰ اخلاق کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا زمانہ آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔ آپ اپنے زمانہ کے جیّد عالم تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی جان و مال دین کیلئے وقف کر دیا تھا۔ آپ نے اپنی ساری زندگی دین کے کاموں میں صرف کر دی۔ اور جو جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے وہ طویل مضامین کے محتاج ہیں۔ سب سے آخری کارنامہ جو کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام زندہ رکھے گا۔ اور جو احمدیت کی تاریخ میں لکھا جائے گا۔ قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ ہے۔ جو کہ آپ نے اپنی طویل علالت کے دوران میں کیا۔ کیا ہی مبارک ہے وہ زندگی۔ جو کہ محض خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا کی خاطر اس کے سچے دین کی خدمت کرتے ہوئے بسر کی گئی۔

اللہ اللہ کس رتبہ اور پایہ کے وہ انسان تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسلام کی تعلیم اور صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی سیرت کو انہوں نے اپنے اندر سمو لیا ہے۔ ایسے انسان بار بار دنیا میں نہیں آتے۔ بلکہ صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان سے آپ کو عشق تھا۔ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور ان کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھتے تھے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان سے باہر جاتے وقت اکثر آپ کو امیر جماعت مقرر فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے صفات اور اعلےٰ اخلاق کی وجہ سے ہر ایک آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ آپ ہر ایک سے نہایت محبت اور تپاک سے ملتے تھے اور اس کے عزیزوں کی خیریت اس طرح دریافت فرماتے۔ گویا کہ وہ اس کے نہیں بلکہ آپ کے عزیز ہیں ملنے والا ہمیشہ کے لئے آپ کا مداح ہو جاتا۔ اور دوبارہ ملنے کی خواہش کرتا۔ اتنے بڑے عالم ہوتے ہوئے بھی تکبر ان میں نام کو نہ تھا۔ انکساری تو آپ کی فطرت ثانی بن چکی تھی۔ بارہا دیکھا گیا کہ باہر جاتے ہوئے آپ ہر آنے جانے والے واقف ناواقف سب کو سلام کر رہے ہیں۔

حضور اقدس علیہ السلام کے صحابہ کرام سے تو آپ کو ایک خاص قسم کا لگاؤ تھا۔ یہ اس لئے کہ وہ آپ کے محبوب آقا کی صحبت میں رہے تھے۔ ابھی پچھلے دنوں کا میرا چشم دید واقعہ ہے۔ غالباً رمضان شریف کے مبارک ایام میں جبکہ قادیان ابھی پاکستان میں تھا ہم والد صاحب مرحوم کے ہمراہ کہیں باہر جا رہے تھے۔ راستہ میں حضرت مولوی صاحب رضؓ کھڑے چند آدمیوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ والد صاحب مرحوم نے آپ کو دیکھا نہیں اور آگے نکل گئے۔ لیکن مولوی صاحب رضؓ نے دیکھ لیا۔ جلدی سے آگے بڑھے۔ اور مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ بے اختیار میرے دل میں خیال آیا۔ میرے مولا! کیسے کیسے عظیم الشان انسان تو نے اس دنیا میں پیدا کئے ہیں۔ جو درجات میں بلند ہوتے ہوئے بھی انکساری سے جھکے جاتے ہیں۔ اس وقت عجب کہ حضرت مولوی صاحب رضؓ مرحوم مغفور ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی کے پاس تشریف لے جا چکے ہیں ان کی مکمل زندگی اعلےٰ صفات ان کا ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہنا دینی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنا ہمارے لئے قابل تقلید مثالیں ہیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور احمدیت پر استقامت بخشے۔ آمین

آخر میں خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ اے خدا تو حضرت مولوی صاحب رضؓ کو فردوس اعلیٰ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے ان کے مزار پر اپنے انوار اور رحمتوں کی بارش برسا۔ اے قادر توانا! تو خود ہی غیب سے کوئی ایسے سامان پیدا کر دے کہ ہمارا مرکز جہاں سے ہم زبردستی نکالے گئے ہیں۔ ہمیں جلد واپس مل جائے اور ہم ان بزرگوں کو مسیح پاک کے اس مقدس مقبرہ میں لے جائیں۔ جہاں صرف جنتی ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ تا وہ اپنے محبوب آقا کے قرب میں جگہ پالیں۔ جس کی جدائی ان کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ (آمین)

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ اسلام کا اپریشن

لنڈن ۱۲ مارچ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آج صبح مکرم مولوی غلام رسول صاحب واقف زندگی کا اپریشن ہو گیا۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اور آپ کی حالت تسلی بخش ہے۔ احباب جماعت مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں

ضرورت ہے!

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں ۵۰-۲-۳۰ کے گریڈ کی دو تین آسامیاں محررین کی خالی ہیں۔ -/۴۲ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس کے علاوہ لاہور الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب درخواستیں بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور بھجوا دیں۔ امیدواران کا انٹرنس پاس ہونا شرط ہے۔ ٹائپ جاننے والے امیدواران کو ترجیح دی جائیگی۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور)

ضروری اعلان

(۱) چونکہ مشرقی پنجاب کی گڑبڑ میں ریکارڈ ضائع ہو گیا ہے۔ لہذا دوبارہ درخواست کی جاتی ہے کہ تمام شہری اور دیہاتی جماعتوں کے امراء یا دیگر ذمہ وار عہدہ داران اعلان ہذا کے پہنچنے پر ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام فوجیوں کے اسماء کی الگ الگ فہرستیں حسب ذیل نمونہ کے مطابق انچارج کیمپ خدام حفاظت مرکز رتن باغ لاہور کے نام ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۲) شہری جماعتوں کے امراء نوٹ فرمائیں کہ یہ کام بہت اہم ہے۔ لہذا اپنے حلقہ کی دیہاتی جماعتوں کی فہرستیں بھی تیار کرا کر خود بھجوائیں۔

(۳) احمدی فوجی احباب جو خواہ ابھی فوج میں ہی ہوں یا ریلیز یا ڈسچارج ہو چکے ہوں۔ یا پنشن یافتہ ہوں۔ وہ اپنی یا جن احباب کا ان کو علم ہو۔ ان کی فہرستیں مطلوبہ نمونہ کے مطابق براہ راست بھیج کر عند اللہ ماجور ہوں۔

فہرست نمبر۱ ریلیز شدہ۔ پنشن یافتہ ڈسچارج شدہ جس میں حسب ذیل کوائف ہوں

۱۔ رجمنٹل نمبر ۲۔ عہدہ فوج چھوڑنے پر ۳۔ نام اور ولدیت ۴۔ یونٹ یا ڈپو جہاں سے فارغ کئے گئے ۵۔ موجودہ پتہ (گاؤں ڈاکخانہ تحصیل اور ضلع) ۶۔ کورس جو پاس کئے۔ ۷۔ تعلیمی معیار ۸۔ موجودہ پیشہ ۹۔ میڈیکل کیٹگری Category فوج چھوڑنے پر ۱۰۔ چال چلن جو ڈسچارج سرٹیفکیٹ میں دیا گیا۔ ۱۱۔ فوج چھوڑنے کی تاریخ ۱۲۔ موجودہ عمر

فہرست نمبر۲۔ احمدی فوجی جو ابھی سروس میں ہیں ان کے کوائف۔

۱۔ رجمنٹل نمبر ۲۔ عہدہ ۳۔ عمر ۴۔ نام اور ولدیت ۵۔ تعلیمی معیار ۶۔ کورس جو پاس کئے ہیں۔ ۷۔ میڈیکل Category ۸۔ گھر کا پتہ (گاؤں۔ ڈاکخانہ۔ تحصیل و ضلع) ۹۔ یونٹ کا پتہ ۱۰۔ ڈپو کا پتہ۔

نوٹ:۔ آئندہ جو نئے دوست فوج میں جائیں ان کے اسماء سے بھی فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دی جایا کرے۔

ضرورت

دفتر اخبار الفضل میں دفتری اور مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو نہایت محنتی ہوشیار اور دیانتدار ہوں اگر کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں۔ تو بہتر ہوگا۔ ضرورتمند دفتر میں حاضر ہو کر تفاصیل معلوم کر لیں۔ مینیجر روزنامہ الفضل لاہور

پچیس ۲۵ سے پچاس ۵۰ فیصدی چندہ دینے والے اپنے چندہ کی تفصیل دیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید خواہش اور دلی خواہش ہے۔ کہ احمدی احباب کو زیادہ سے زیادہ چندہ دینا چاہیئے۔ وہ جو کمائیں اس میں سے زیادہ حصہ چندہ میں دیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے تحریک فرمائی۔ کہ ہر احمدی اپنی ماہوار آمد میں سے پچیس ۲۵ سے پچاس ۵۰ فی صدی چندہ ادا کرنے کا عہد کرے۔ اور اس پر عملی قدم اٹھائے۔ اس میں اس کے سب چندے جو وہ اس وقت دے رہا ہے آجائیں گے۔ مثلاً چندہ عام یا وصیت کا ماہوار چندہ ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ ہے۔ یا کشمیر ریلیف فنڈ یا وظائف مدرسہ احمدیہ کا چندہ جو اس نے اپنے ذمہ واجب کیا ہوا ہے۔ یہ سب اس کی پچیس یا پچاس فی صدی کی رقم میں سے ماہوار وضع ہوتے رہیں گے۔ اس کی ماہوار ادا کردہ رقم سے ماہوار ان چندوں کو ادا کرنے کے بعد جو کچھ باقی رہے گا۔ اس کو حضور جہاں چاہیں خرچ کریں۔ والی مد میں جمع کر دیا جائیگا۔ اور یہ روپیہ اسی طرح جمع ہوتا رہیگا پھر حضور نے احباب کی آسانی کے لئے مثال دے کر بتایا کہ اگر کوئی شخص دس روپیہ ماہوار بھیجتا ہے۔ اور لکھ دیتا ہے۔ کہ اس میں سے دو روپیہ میں نے فلاں مد میں دینا ہے۔ فرض کیا کہ یہ چندہ وصیت ہے اور چار روپیہ فلاں مد کو۔ فرض کیا یہ تحریک جدید کے وعدے کا حصہ ہے۔ ایک روپیہ فلاں مد کو۔ فرض کیا یہ جلسہ سالانہ کا چندہ ہے۔ اور ایک روپیہ فلاں مد کو۔ فرض کیا کہ مرکز پاکستان کے وعدہ کا حصہ ہے جو اس کے ذمہ واجب ہے۔ فرض کیا یہی چندے اس کے ذمہ تھے۔ اور کوئی چندہ نہیں ہے۔ تو مثال سے ظاہر ہے۔ دس روپیہ میں سے دو روپیہ باقی ہے۔ یہ دو روپیہ ماہوار اس مد میں جمع ہوتے جائیں گے جو حضور جہاں چاہیں خرچ کریں گے۔ جب اس کے چندے مثلاً تحریک جدید۔ جلسہ سالانہ مرکز پاکستان اس کے وعدے کے مطابق پورے ہو جائیں گے۔ تو دس روپیہ ماہوار کی رقم سے صرف دو روپیہ وصیت کے چندہ میں داخل کر کے باقی آٹھ روپیہ حضور جہاں چاہیں۔ والی مد میں جمع ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اسی واسطے حضور نے فرمایا۔ کہ ہر احمدی جو پچیس سے پچاس فی صدی چندہ دیتا ہے اور دینا چاہیئے۔ کہ ہر ایک احمدی دے۔ اس کا یہ فرض مقرر فرمایا کہ اس کو اپنے چندوں کی تشریح کرنا ہوگی اور اپنی تشریح کے مطابق مقامی جماعتوں سے اپنے چندے کی رسید حاصل کرنا ہوگا تاکہ داخلہ میں غلطی نہ ہو۔ پس جہاں حضور کے منشاء کے مطابق ہر احمدی کو پچیس ۲۵ سے پچاس فی صدی تک اپنے چندوں میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔ وہاں چندہ دہندہ کو اپنے چندوں کی تفصیل لکھ کر عمل کرنا بھی ضروری ہے عہدیداران اور احباب اس کے مطابق عمل فرمائیں:۔

تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے احباب نوٹ فرمائیں کہ اگر کسی کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا بھی تحریک جدید کا ہے۔ تو وہ اس سال کے چندے کے ساتھ جمع کر لیں۔ اور جو وہ پچیس یا پچاس فیصدی کا حصہ بھی دے رہے ہیں۔ اس میں سے ایسی قسط مقرر کریں جو ان کے گذشتہ سالوں کے بقایا اور اس سال کے چندہ کا حساب ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء تک پورا ادا ہو جائے۔ اور ان کے ذمہ کچھ بقایا نہ رہے (وکیل المال تحریک جدید)

حلقہ ہائے جماعت احمدیہ لاہور کیلئے

حلقہ ہائے جماعت ہائے احمدیہ لاہور کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جمعہ (۱۴ مئی) کو نماز میں حاضر ہوں۔ اور نماز کے بعد ٹھہرے رہیں۔ امیر صاحب ان کو بعض اہم ہدایات دینا چاہتے ہیں (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور)

(بقیہ صفحہ ۴)

آٹھ کمرے رہائش کے لئے مناسب ہیں ابھی اس مکان میں تغیر و تبدل کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ یہ مکان دمشق میں ترقی احمدیت کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مکان دمشق شہر کے مشرقی شہر کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔

تحریری کام:۔ اس عرصہ میں خاکسار نے احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختصر تصنیف کا ترجمہ کیا ہے۔ ابھی اس ترجمہ پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ عاجز ایک مجموعہ احادیث تیار کر رہا ہے۔ بوجہ خاکسار کی بیماری کے اس پر زیادہ وقت نہیں دے سکا دائمی زکام و نزلہ کا خاکسار کے سر اور آنکھوں پر گہرا اثر ہے۔

زیر تبلیغ:۔ سترہ اشخاص دوست خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ اور وہ کتب کا مطالعہ بھی کر رہے ہیں۔ اور بعض اوقات جمعہ کی نماز بھی ہمارے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے لئے ان کے قلوب کھول دے۔ آمین اس سلسلہ میں ہماری جماعت کے نوجوان سیکرٹری تبلیغ السید انور ادناوط اور السید علاؤ الدین کا نام قابل ذکر ہے جو سلسلہ تبلیغ میں خاص طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔ مکرم منیر الحصنی صاحب حسب معمول مقامی حالات و قوانین کے مطابق تبلیغ میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

ضروری مندرجہ ذیل احمدی مستورات مورخہ ۴۸-۵-۱۲ کو ہندوستان سے بحال ہو کر جیل روڈ لاہور کے Women Home میں پہنچ چکی ہیں۔ ان کے لواحقین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد لاہور تشریف لا کر انہیں لے جائیں:۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	خاوند کا نام	وطن
۱	رشیدہ	پیر اندتہ	خوشی محمد	ضلع فیروزپور
۲	خورشید	حسن محمد	نور الدین	ضلع گورداسپور
۳	مختاراں	نور الدین	″	″
۴	اصغر علی	خوشی محمد	″	ضلع فیروزپور
۵	شیخاں	شیر محمد	″	ضلع گورداسپور
۶	امینہ	ناناں	″	″
۷	بشیراں	صدر الدین	عبد المجید	″
۸	سینی	چوغطہ	دین محمد	″
۹	وڈو	رحمت علی	حسین شاہ	″
۱۰	جیونی	بھاگا	مہندا	″

(ناظر امور عامہ)

مغربی پنجاب کا وزارتی اختلاف

کراچی ۱۳ مئی۔ آج شب گورنر جنرل ہاؤس سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کے گورنر وزیر اعظم اور دیگر وزراء کے ساتھ مکمل بحث و تمحیص کے بعد قائد اعظم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ فی الحال اس مسئلہ کی بابت کوئی خاص ہدایت جاری کرنے کے لئے وجہ جواز نہیں ہے۔ اس لئے گورنر مغربی پنجاب ہی وزارتی جھگڑے کا سامنا کریں گے۔ لہذا وزراء کے انتخاب اور پوچھ گچھ کیلئے وہ ضروری اقدامات اُٹھائینگے۔

پاکستان میں بدنظمی مت پھیلاؤ

کوہاٹ ۱۳ مئی۔ خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے عوام کو آگاہ کیا کہ اب بھی ایک ایسی جماعت موجود ہے۔ جو ہندوستان کے ساتھ الحاق کی خواہش رکھتی ہے۔ اور اس نوزائیدہ خداداد اسلامی ریاست کو ختم کرنیکے درپے ہے خان عبدالقیوم نے کھلے لفظوں میں سرخپوشوں کے لیڈر خان عبدالغفار خاں اور ان کے ساتھیوں کو آگاہ کیا کہ وہ پاکستان میں بدنظمی پھیلانے کی سرگرمیوں سے باز آجائیں

لائل پور میں مہاجرین کے تنازعات

لاہور ۱۳ مئی ضلع لائل پور میں زمین کی دوہری الاٹمنٹ کی جانچ پڑتال کے لئے ڈپٹی کمشنر نے تین ممبران اسمبلی ڈاکٹر حمید اللہ بیگ۔ چوہدری امیر علی اکبر اور مسٹر ولی محمد گوہیر پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے

آسام میں دو ریڈیو اسٹیشن

شیلانگ ۱۳ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے آسام میں شیلانگ اور گوہاٹی* کے مقامات پر دو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

اعلان نکاح

(۱) اقبال بیگم شمیم بنت عبدالغفور خانصاحب ہیڈ ماسٹر کوہاٹ کا خطبہ نکاح محمود احمد پسر حاجی عبدالکریم صاحب کے ساتھ بتاریخ ۸ مئی ۱۹۴۸ء کو حافظ عبدالسمیع صاحب امروہوی نے جودھامل بلڈنگ میں پڑھا۔ احباب کرام سے فریقین کیلئے اس کے مبارک ہونے کی دعا کرنیکی درخواست ہے

(مفتی محمد صادق)

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۸ء بعد نماز عصر سید خلیل احمد صاحب مونگھیری کا نکاح محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت قریشی ضیاء الدین احمد صاحب مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالی جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

"ریڈیو والوں کو طاؤس و رباب سے فرصت نہیں" (صدیقی)

اس وقت تعمیری باتوں کی ضرورت ہے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۳ مئی

پراونشل مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مولانا علاؤ الدین صدیقی نے سیرت صدیق کے متعلق ریڈیو والوں کی بے توجہی کے سلسلے میں مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ "قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کو امید تھی کہ اسلامی اصول حیات کی اشاعت ہوگی۔ ریڈیو نشر و اشاعت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ اس محکمے سے ملک و قوم کی بہت سی تعلیمی اور تعمیری اُمیدیں وابستہ تھیں۔ مگر اس محکمے نے محض فنون لطیفہ ہی کو ملی ضروریات کے لئے کافی خیال کر رکھا ہے۔ ان کو طاؤس و رباب کے مشغلوں سے فرصت نہیں۔ سیرت صدیق پر تقاریر کا مطالبہ ایک ملی مطالبہ تھا۔ اگر یہ پورا نہ ہو سکتا تھا۔ تو یہ ریڈیو سٹیشن ہے کس مرض کی دوا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک آزاد حکومت کے افراد ہیں۔ اس وقت ہمیں تعمیری چیزوں کی ضرورت ہے۔ اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ریڈیو کا محکمہ ہماری ضرورت کے پورا کرنے سے قاصر ہے۔ میں حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس محکمہ کی خبر لے۔ وقت ہے کہ ملت کو مستقبل کی ذمہ داریوں کیلئے

فلسطین کی برطانوی فوجیں جمعہ کو روانہ ہو جائینگی!

بیت المقدس ۱۳ مئی۔ برطانیہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فلسطین میں مقیم برطانوی فوجیں جمعہ کے روز حیفہ کیلئے روانہ ہو جائینگی برطانوی ہائی کمشنر مقیم فلسطین سینچر کے روز فلسطین سے روانہ ہو جائینگے۔ یہودیوں کے سرکاری ذرائع کا بیان ہے۔ کہ آج شاہ عبداللہ کے عرب لیجین نے یہودیوں کی چار نوآبادیوں پر حملہ کر دیا۔ عرب لیجین کے دستے مسلح کاریں اور برین گن کیریر استعمال کر رہے ہیں۔

۲۸ ہزار ایکڑ اراضی پر ناجائز قبضہ

لاہور ۱۲ مئی ضلع شیخوپورہ میں ڈپٹی کمشنر کی جانچ پڑتال کی وجہ سے ۲۸ ہزار ایکڑ سے زیادہ زرعی زمین ناجائز قبضے سے نکالی گئی ہے۔ واضح رہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے پچھلے دنوں تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری کی تھیں کہ زمین کی تقسیم کی جانچ پڑتال سختی سے کریں کیونکہ بعض جگہ کئی لوگوں نے ناجائز طور پر زمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ شیخوپورہ سے واگذار کرائی ہوئی زمین میں ۲۱ ہزار کے قریب مہاجروں کو آباد کر دیا گیا ہے۔

سرحد میں نوابوں اور جاگیرداروں کی غریبوں کو بہکانیکی کوشش

ذخیرہ اندوزی کے آرڈیننس کے احتجاج میں جلسہ

ڈیرہ اسماعیل خاں ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۳ مئی

ہمارا نامہ نگار خصوصی مقیم ڈیرہ اسماعیل خاں رقمطراز ہے کہ کل یہاں کھٹی اور کنڈی قبیلوں کا ایک عظیم جلسہ حکومت کے ذخیرہ اندوزی والے آرڈیننس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ یہ جلسہ دراصل صوبہ سرحد کے نوابوں اور بڑے بڑے زمینداروں ہی نے الہڑ اور جاہل طبقہ مزارعوں کو ہاتھ میں لیکر کرایا تھا۔ جنہوں نے گذشتہ جنوری اور فروری میں بلیک مارکیٹ اور ذخیرہ اندوزی سے بہت رنگ لئے تھے ان لوگوں کا منشاء یہ ہے۔ کہ حکومت پر اس بات کا اثر ڈالا جائے کہ گویا عوام کی رائے آرڈیننس کے خلاف ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایوان اسمبلی میں وزارت کے حامیوں کی بڑی تعداد انہی بڑے بڑے زمینداروں کی ہے۔ جو اس طرح ناجائز دباؤ ڈال کر کسی نہ کسی طرح یہ آرڈیننس واپس کرانا چاہتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ حیران کن امر یہ ہے کہ پولیس بھی گوداموں اور ذخیروں پر چھاپے مارنے کی بجائے اُلٹی انہی غریب عوام میں دہشت زدگی پھیلا رہی ہے۔ عام غریب زمینداروں کے ہاں سے ایک ایک دو دو من گندم بھی اٹھوالی جاتی ہے اور پھر اُسے ذاتی مصرف میں لایا جاتا ہے۔ القصہ حکومت کی ساری مشینری بڑے بڑے زمینداروں پر ہاتھ ڈالنے میں پس و پیش کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ یہی ذخیرہ اندوز گذشتہ جنوری فروری میں دو روپے سیر گندم اور دو روپے سیر چنے بیچتے رہے ہیں۔

کفن فروشی میں بلیک مارکیٹ

لاچی (کوہاٹ) ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۳ مئی

لاچی سے ہمارا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ یہاں ایک بزرگ صورت شخص کی تحویل میں حکومت نے لاچی اور اُس سے ملحقہ دیہات کے مرنیوالوں کے لئے کفن کا کپڑا دے رکھا تھا۔ لیکن یہ بزرگ اس کفن کے کپڑے کو بلیک مارکیٹ میں فروخت کرتے رہے کفن کے کپڑے کی کھپت زیادہ دکھانے اور بلیک مارکیٹ کے لئے کپڑا بچانے کے لئے آپ نے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا۔ کہ رجسٹر میں ایک مردہ کی بجائے دو دو چار چار فرضی مردوں کے نام درج کر دیا کرتے تھے۔ سب انسپکٹر نے رپورٹ پہنچے پر جب آپ کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کی تو جرم اتنا واضح ثابت ہوا کہ ان کی دراز ریش بھی آڑے نہ آسکی۔ اور مولوی صاحب بلیک مارکیٹ میں کفن فروشی اور دھوکا دہی کے الزام میں دھر لئے گئے۔

کپڑے اور اناج پر دوبارہ کنٹرول کا مطالبہ

بمبئی ۱۳ مئی۔ مہاراشٹر پارٹی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں ۳۰ مئی کو یوم کنٹرول منانے کے لئے عوام سے اپیل کی گئی۔ اس کا مقصد اجناس خوردنی، کھانڈ اور کپڑے پر دوبارہ کنٹرول عائد کرنے کی ضرورت کو حکومت پر واضح کرنا ہے۔

پاکستان نئے طیارے خرید رہا ہے

کراچی ۱۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کا شاہی فضائی بیڑہ "چپ منکس" اور "ٹائیگر موتھ" ہوائی جہازوں کے ایک دستہ کو خریدنے کی گفت و شنید کر رہا ہے جو ٹریننگ کے مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اعلان

ہماری کئی ایک لمیٹڈ کمپنیوں میں منیجر اور اسسٹنٹ منیجر کی اسامی کے لئے ایسے معزز وکلاء یا دوسرے اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب کی خدمات کی فوری ضرورت ہے۔ جن کو تجارت سے دلچسپی ہو۔ اور جن کو یورپ اور امریکہ کے تجارتی کام کا وسیع تجربہ ہو۔

تنخواہ حسب لیاقت ۷۰۰ — ۱۱۰۰
۳۰۰ — ۶۰۰
تک دی جاویگی خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جسٹس منیجر پر جلد بھجوادیں۔ وکیل الصنعت جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ۔ لاہور